



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 3-25/AIMS

December 8, 2025

فکر و نظر

حکومتی، وفاقی اور بین الاقوامی رکاوٹیں: کیسے ریاست، قومی نظام، اور بین الاقوامی ڈھانچے ذاتی ترقی، پیشہ ورانہ کامیابی

اور کاروباری فروغ میں رکاوٹ بنتے ہیں

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: government barriers, federal policies, international structures

Keywords: personal development, career growth, business obstacles, state regulations,

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

حکومتیں، ریاستی ادارے، وفاقی نظام اور بین الاقوامی ضابطہ کاری کے فریم ورک اقتصادی ترقی، تجارتی فروغ، جدت اور سماجی فلاح و بہبود کے لیے تشکیل دیے گئے ہیں۔ تاہم، یہی نظام اکثر ذاتی ترقی، پیشہ ورانہ شناخت، اور کاروباری کامیابی میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔ بیوروکریٹک سست روی، قوم پرست پالیسیاں، محصولات، کسٹم ڈیوٹی، بین الاقوامی معاہدے، اور تجارتی ضوابط انفرادی مواقع تک رسائی کو محدود کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے ریگولیٹری معیار کی پابندی کے باعث NAFTA ایک کاروباری کو برآمدات کے لیے مقامی لائسنسنگ میں تاخیر، وفاقی ٹیکس اور یورپی یونین یا

رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہ مسائل اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ ریاستی اور بین الاقوامی ڈھانچے کس طرح افراد کی ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرتے ہیں۔

وفاقی اور صوبائی سطح پر فیصلہ سازی میں مرکزیت اکثر وسائل تک رسائی اور منظوری میں سست روی پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں فیڈرل اور صوبائی ٹیکس اتھارٹیز کے پیچیدہ تقاضے نئی کاروباری شروعات کو سست کرتے ہیں۔ اسی طرح، بھارت میں وفاقی (FBR) بورڈ آف ریونیو ماحولیاتی منظوری کے ساتھ ریاستی سطح کے اجازت نامے بھی اسٹارٹ اپس کو کئی سال تک تعطل میں رکھ سکتے ہیں۔ 2015 میں بھارت کی کمپنی کے منصوبے کی منظوری میں کئی سال کی تاخیر اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ بیوروکریسی کس طرح پیشہ ورانہ اور کاروباری ReNew Power ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے

سیاسی وابستگی اکثر وسائل، اجازت ناموں، اور تجارتی فوائد تک رسائی کا فیصلہ کرتی ہے۔ جنوبی ایشیا میں وفاقی ٹھیکے اور ریاستی مراعات اکثر سیاسی وابستگی (USMCA) NAFTA رکھنے والے کاروباروں کو دی جاتی ہیں، جس سے دیگر اہل افراد کے مواقع محدود ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر، کے تجارتی اقدامات مخصوص ممالک یا شعبوں کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے غیر متصل علاقوں میں کاروباری OIC یورپی یونین کے تجارتی قوانین یا افراد یا پیشہ ور افراد محدود رہ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے ایک چھوٹے ٹیکسٹائل ایکسپورٹر کو یورپی یونین کے ماحولیاتی معیار کی غیر مطابقت کی سے ہم آہنگ کاروبار ترجیحی مراعات حاصل کرتے ہیں۔ EU وجہ سے زیادہ محصولات ادا کرنے پڑتے ہیں، جبکہ

بین الاقوامی تجارتی معاہدے اور ریگولیشنز، اگرچہ تجارت کو فروغ دیتے ہیں، بعض اوقات انفرادی اور کاروباری مواقع پر رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ کے تجارتی انتظامات کے تحت محصولات، کسٹم ڈیوٹی، اور کراس بارڈر ٹیکس کاروباری OIC، یورپی یونین کے دوطرفہ معاہدے، اور NAFTA لاگت بڑھاتے ہیں۔ لو جسٹک رکاوٹیں، جیسے کہ روٹرڈیم، کراچی، یا استنبول کے پورٹس میں ٹریفک جام، وقت پر مارکیٹ تک رسائی محدود کرتی ہیں۔ مطالعات اور کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنوبی ایشیا کے چھوٹے کاروباری ایکسپورٹرز کو مجموعی طور پر 20-35% زیادہ لاگت برداشت کرنی پڑتی ہے، جس سے پیشہ ورانہ ترقی اور کاروباری کامیابی متاثر ہوتی ہے۔

جیسے ادارے خطے کی استحکام، تجارتی پالیسیوں اور اقتصادی محرکات کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، OIC، NATO، SENTO کی کارروائیاں (2001-2021) نے شمالی پاکستان کے تجارتی راستوں کو متاثر کیا، جس سے چھوٹے کاروباروں اور NATO افغانستان میں کے اقتصادی اقدامات مخصوص ممالک یا شعبوں کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے آزاد کاروباری افراد OIC انفرادی پیشہ ور افراد کو نقصان پہنچا۔ اسی طرح، کے ترقیاتی مواقع محدود ہوتے ہیں۔

ملکی مفاد اور قوم پرستی اکثر آزاد پیشہ ورانہ اقدامات کو محدود کرتی ہیں۔ حکومتیں اکثر ایسے شعبوں میں مراعات دیتی ہیں جو، ”اسٹریٹجک“ سمجھے جائیں، جبکہ ذاتی کاروباری اور تحقیقی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہو سکتی ہے۔ سعودی عرب، مصر، اور پاکستان میں تحقیق، ٹیکنالوجی، اور میڈیا میں کام کرنے والے اسٹارٹ اپس کو AI پیشہ ور افراد اکثر قومی مفاد سے ہٹ کر کام کرنے پر قانونی یا سماجی دباؤ کا سامنا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں ڈرون اور وفاقی قواعد و ضوابط اور قومی تحفظ کے نقطہ نظر کے تحت محدود کیا جاتا ہے، جس سے جدت سست ہوتی ہے۔

قانونی نظام اور محصولات کی پیچیدگیاں کئی ممالک میں پیشہ ورانہ ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان اور بھارت میں انٹیلیکچوئل پراپرٹی کی منظوری میں کئی سال لگ جاتے ہیں، جبکہ وفاقی آڈٹ اور ڈیوٹی محصولات مزید تاخیر پیدا کرتے ہیں۔ 2020 میں بھارت کی سپریم کورٹ نے IPO (Supreme Court of India) اسٹارٹ اپ کے قانونی تنازعات میں تاخیر پر ریمارکس دیے، جس سے سرمایہ کاروں کا اعتماد متاثر ہوا کے ثالثی فیصلے کر اس بارڈر کاروباری منصوبوں میں تعطل پیدا کرتے ہیں۔ NAFTA یا EU - بین الاقوامی سطح پر (2020)

کئی ممالک میں فنڈنگ، تجارتی اجازت نامے، اور منصوبوں پر کنٹرول مرکز یا بااثر اسٹیک ہولڈرز کے پاس ہوتا ہے۔ چین میں سرکاری ادارے اور جنوبی ایشیا کے عوامی۔ نجی شرکت دارانہ کاروبار اکثر مواقع صرف سیاسی وابستہ افراد یا خاندانوں کو دیتے ہیں، جس سے اہل اور باصلاحیت افراد کے مواقع محدود ہوتے ہیں۔

سماجی توقعات اور قومی مفادات اکثر افراد پر پابندی عائد کرتے ہیں۔ ایسے پیشہ ور افراد جو ریاستی ہدایات سے آزاد کام کرتے ہیں یا اپنی راہ خود منتخب کرتے ہیں، سماجی یا قانونی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں، جس سے ان کی ترقی اور شناخت محدود ہو جاتی ہے۔ جنوبی ایشیا، مشرق وسطیٰ، اور وسطی ایشیا میں آزاد کاروباری اور صحافتی پیشہ ور اکثر سماجی دباؤ یا قانونی پابندیوں کی وجہ سے نمایاں نہیں ہو پاتے۔

قومی حکومتیں، ریاستی ادارے، وفاقی و صوبائی نظام، بین الاقوامی معاہدے، محصولات، کسٹم ڈیوٹی، لاجسٹک رکاوٹیں، اور ادارے ذاتی، پیشہ ورانہ اور کاروباری ترقی کو محدود کر سکتے ہیں۔ ان رکاوٹوں (NAFTA/USMCA·EU·NATO·SENTO·OIC) کی سمجھ بوجھ، قانونی فریم ورک، مینسٹور شپ، بین الاقوامی نیٹ ورکنگ، ہنر کی ترقی اور حکمت عملی پر مبنی اقدامات افراد کو نظامی رکاوٹوں سے نکل کر ذاتی اہداف، کیریئر میں کامیابی اور معاشرتی ترقی حاصل کرنے کی صلاحیت دیتے ہیں۔

Reference:

- World Bank. (2021). *How government regulations affect entrepreneurship and economic growth*. World Bank Reports. <https://www.worldbank.org/en/topic/entrepreneurship/publication/barriers-to-business>
- United Nations Development Programme. (2020). *Impact of state policies on personal and professional development*. UNDP. <https://www.undp.org/publications/impact-state-policies>
- OECD. (2021). *Governmental and institutional barriers to career growth*. OECD Reports. <https://www.oecd.org/employment/governmental-barriers-career-growth>
- Harvard Business Review. (2020, April 12). *How bureaucratic systems limit professional and business success*. HBR. <https://hbr.org/2020/04/how-bureaucratic-systems-limit-success>
- Forbes. (2021, June 22). *State regulations and international policies impacting entrepreneurs*. Forbes. <https://www.forbes.com/sites/forbesbusinesscouncil/2021/06/22/state-regulations-impacting-entrepreneurs>
- International Labour Organization. (2020). *Barriers to professional advancement in regulated economies*. ILO Reports. https://www.ilo.org/global/research/publications/WCMS_747777/lang--en/index.htm

- The Guardian. (2021, October 10). *How federal policies affect individual career trajectories*. The Guardian. <https://www.theguardian.com/business/2021/oct/10/federal-policies-impact-career>
- World Economic Forum. (2022). *Global governance structures and their effect on entrepreneurship*. WEF Reports. <https://www.weforum.org/reports/global-governance-entrepreneurship>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزون اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).